روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 7 اگست 2002ء 27 جمادی الاول 1423 ہجری- 7 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 178

دعا سے کھانے میں اضافہ

جنگ خندق کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی بھوک کی وجہ سے کمزوری کا خیال کر کے حضرت طلحہؓ اور ام سلیمؓ نے حضورؐ کے لئے کھانے کا اہتمام کیا- ایک چھوٹی سی بکری ذبح کی اور تھوڑے سے جو پیس کر آٹا گوندھ لیا- اور عرض کی کہ حضور کے ساتھ چند آدمی آ جائیں- مگر حضور نے سب مہاجرین اور انصار کو چلنے کا ارشاد فرمایا- حضور نے دعا کی اور خود روٹی پر گوشت ڈال کر دیتے رہے- یہاں تک کہ سارے لوگ سیر ہو گئے جو ایک ہزار کے قریب تھے- اور ہنڈیا اور آٹا اسی طرح بھرپور تھا-

(صحیح بخاری کتاب المغازی - غزوہ الخندق حدیث نمبر 3793)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس طرح ہم ادویات کے اثر کو تجربے کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں' اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربی ربی کہہ کر اس کو پکارتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رویائے صالحہ یا الہام صالحہ کے ذریعے سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے- حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے' دعا' صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے- اور کروڑ ہا صلحا اور اتقیا اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں- (ملفوظات جلد اول ص 100)

دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے- ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے- کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی- اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں- پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے- اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 707)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

احباب جماعت تہجد' دعاؤں اور صدقات کا اہتمام جاری رکھیں

(مرسلہ: مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں لندن سے آمدہ تازہ اطلاع کے مطابق:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت میں گزشتہ دنوں سے ضعف اور کمزوری کی جو کیفیت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور علاج سے اب پہلے کی نسبت قدرے کمی ہے- بورڈ میں شامل احمدی ڈاکٹر صاحبان دیگر ماہرین کے مشورہ کے ساتھ علاج کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں-

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا' نوافل اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں- اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ سے نوازے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرماوے- آمین

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

ضرورت سٹاف ہوسٹلز

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اپنے ماتحت چلنے والے ہوسٹلز ربوہ اور لاہور کیلئے سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی آسامیاں پر کرنا مقصود ہیں- خدمت کے جذبہ سے کام کرنے والے احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم (مصدقہ از صدر جماعت/امیر جماعت) فوری نظارت تعلیم کو ارسال فرماویں-

قابلیت: کم از کم تعلیم انٹرمیڈیٹ

ایڈمنسٹریشن کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی- درخواست دہندہ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے تعلیمی سرٹیفیکیٹس کی نقول اور اپنی ایک عدد تصویر (پاسپورٹ سائز) درخواست کے ہمراہ ارسال فرماویں- (انٹرویو کی اطلاع بعد میں کی جائے گی-)

(نظارت تعلیم)

ہوادار نیٹ بیگ

1- پیاز لہسن اور دیگر سبزیوں کو دیر تک محفوظ رکھنے کیلئے ہوادار جالی والے نیٹ بیگ اڑھائی' پانچ' دس اور پچیس کلو میں سستے داموں دستیاب ہیں-

2- گلاب کے پھول اور ہار موتیا کے ہار گجرے بالیاں اور گلاب کے بوکے اور گلدستے-

3 موسم برسات کی آمد پر گھروں میں اور گھروں سے باہر سایہ دار درخت اور پھلدار درخت لگا کر ربوہ کو سرسبز بنائیں-

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1916ء

جنوری پہلے ہفتے میں مسٹر والٹر (سیکرٹری کرسچن ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور) مسٹر ہیوم (ایجوکیشنل سیکرٹری) اور مسٹر لیوکس (وائس پرنسپل فورمین کرسچن کالج لاہور) سلسلہ احمدیہ کی تحقیق کے لئے قادیان آئے۔ مسٹر والٹر نے بعد میں احمدیہ موومنٹ کے نام سے کتاب شائع کی۔ اور مسٹر لیوکس نے سیلون میں تقریر میں کہا کہ دین اور عیسائیت کے درمیان جنگ کا فیصلہ قادیان میں ہوگا۔

فروری دارالبیعت لدھیانہ جواب تک کچا تھا۔ اس کی مرمت کی گئی اور کتبہ لگایا گیا۔ اس عمارت کا افتتاح حضرت حافظ روشن علی صاحب نے کیا۔ 1939ء میں کمرہ کو پختہ کیا گیا۔

مارچ حضرت مسیح موعود کے الہام کے مطابق حضرت مسیح موعود کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کی بیوہ نے احمدیت قبول کرلی۔ اور 'تائی آئی' کا الہام پورا ہوا۔

3 تا 6 مارچ جماعت دہلی کا عظیم الشان جلسہ۔ حضرت مصلح موعود کا مضمون ''اسلام اور دیگر مذاہب'' پڑھا گیا۔

12 مارچ حضور نے نماز ظہر کے بعد مبلغین کو اہم نصائح فرمائیں۔ یہ لیکچر نصائح مبلغین کے نام سے شائع ہوا۔

25 مارچ حضور نے ''نجات کی حقیقت'' تصنیف فرمائی۔

جون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق ایم اے کا امتحان پاس کیا۔

جون حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار 'صادق' جاری کیا جو چند اشاعتوں کے بعد بند ہوگیا۔

21، 28 جولائی حضور نے قبولیت دعا کے طریق پر خطبات ارشاد فرمائے جو کتابی شکل میں شائع ہوگئے۔

12 اگست حضرت قاضی عبدالحق صاحب بھٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

اگست حضور نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے لئے صحیح مسلم کا درس عام جاری فرمایا۔

ستمبر بیت اقصیٰ کی توسیع ہوئی۔

اکتوبر حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی خط و کتابت سے نائیجیریا اور سیرالیون میں کئی لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

2 نومبر حضرت چوہدری مولا بخش بھٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ منارۃ المسیح کا کتبہ آپ نے بنایا تھا۔

نومبر حضور کی تصنیف 'سیرت مسیح موعود' شائع ہوئی۔

نومبر حضور نے آنریری مبلغین کی تحریک کی جس پر کئی احمدیوں نے لبیک کہا۔

16 دسمبر مشہور مستشرق مارگولیتھ نے قادیان میں حضور سے ملاقات کی۔

دسمبر قادیان میں مستقل مرکزی لائبریری 'صادق لائبریری' کے نام سے قائم ہوئی۔

دسمبر حضور نے خواتین کے لئے تبلیغی فنڈ کی پہلی تحریک فرمائی۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ پر حضور کی 3 تقاریر ذکر الٰہی کے عنوان سے شائع ہوئیں۔

29 دسمبر کو حضور نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ حاضری 5000 سے زائد رہی۔

دسمبر منارۃ المسیح کی تکمیل ہوئی۔ یادگاری پتھر نصب کیا گیا۔

1916ء تا 1932ء حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رسالہ انڈین کیسز کے مدیر رہے۔

مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

محمدیم - سراپا عشق انگیز
غزل الغزلات میں اسم مبارک کی طرف اشارہ

پرانے عہد نامہ کی ایک کتاب شیرہ شیریم یعنی گیتوں کا گیت ہے جو اردو تراجم میں غزل الغزلات کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کتاب حضرت سلیمان علیہ السلام کی تصنیف قرار دی جاتی ہے۔ یہ کتاب منظوم ہے اور اس میں ایک ایسے محبوب کا ذکر ہے جو اپنے مقام محبوبیت میں اپنے حسن و جمال میں دنیا بھر کے محبوبوں سے بڑھ کر ہے۔ جس کے مقابل کوئی کھڑا نہیں ہوسکتا۔ اس کتاب کے باب نمبر 5 آیت نمبر 10 میں لکھا ہے کہ

میرا محبوب سرخ وسفید ہے
وہ دس ہزار میں ممتاز ہے

یہ بات مدنظر رہے کہ اس نظم میں جیسا کہ روحانی منظوم کلام میں دستور ہے روحانی حسن و جمال اور عشق و محبت الٰہی کا تذکرہ انسانی حسن و جمال اور انسانی محبت کی اصطلاحوں میں کیا گیا ہے جیسا کہ غالب کہتا ہے

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

اس باب کی آخری آیت اس طرح ہے

ہیکو ممتقیم و خلو محمدیم
زی دودی و زہ ریعی بنوت یروشالام

یعنی اس کا منہ از بس شیریں ہے۔ ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے

یہ ہے میرا محبوب یہ ہے میرا پیارا۔ اے یروشلم کی بیٹیو

اس ترجمہ میں جس لفظ کا ترجمہ عشق انگیز کیا گیا ہے وہ محمدیم ہے۔

دو میں تو کامیابی یقینی ہے تیسری میں کوشش کریں

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب۔ حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

ایک سال کا واقعہ مجھے خاص طور پر یاد ہے۔ ہم جھنگ ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے لئے ریلوے اسٹیشن پہنچ چکے تھے۔ گاڑی آنے ہی والی تھی اور ہم روانگی سے قبل اپنے طور پر حسب معمول دعا کرنے ہی والے تھے کہ اچانک میری نظر حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب پر پڑی جن کی بزرگی اور دعاؤں میں شغف معروف اور مسلم تھا۔ میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ٹورنامنٹ میں کامیابی کے لئے دعا کروانے کے درخواست کی۔ انہوں نے فوراً دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ ہم سب اس میں شریک ہوگئے۔ ہم میں سے کسی نے ان کے سامنے اپنی ٹیموں کی تعداد یا ٹورنامنٹ کے کوائف قطعاً بیان نہیں کئے تھے۔ نہ مجملاً نہ تفصیلاً۔ دعا سے فارغ ہوتے ہی حضرت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ ''دو میں تو کامیابی یقینی ہے تیسرے میں کوشش کریں''۔ اور خدا کا کرنا یونہی ہوا ہم واقعی تین ہی ٹیمیں لے کر گئے تھے۔ ٹورنامنٹ میں ہم کرکٹ اور ہاکی دونوں میں اول آگئے بغیر کسی خاص رکاوٹ اور مقابلہ کے۔ لیکن تیسری کھیل یعنی فٹ بال میں شدید مقابلہ ہوا۔ دو تین دن تک برتری کی کوشش ہوتی رہی۔ زائد وقت تک ملتا رہا لیکن ہار جیت کا فیصلہ نہ ہوسکا اور دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضرت ڈاکٹر صاحب کو فرمایا تھا۔ حرف بحرف پورا ہوا اور ہم دو میں فاتح قرار پائے اور تیسرے میں برابر آئے۔

(الفضل مورخہ 23 فروری 1970ء ص 5)

ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے غلام ہوں۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جو شب ستم تھی دھواں دھواں وہ لہو سے ہم نے نکھار دی

حضرت مصلح موعود کا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ اور بعد کے حالات

نئے صدر علامہ اقبال نے کشمیر کمیٹی کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا

مدیر اخبار سیاست سید حبیب نے کہا کہ مرزا صاحب کی علیحدگی کشمیر کمیٹی کی موت کے مترادف ہے

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

قسط دوم آخر

علامہ اقبال کا پہلے صدر کشمیر کمیٹی کو خراج تحسین

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بیان کیا جا چکا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مستعفی ہونے کے بعد (7 مئی 1933ء) علامہ اقبال کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا جنہوں نے نہایت ہی مختصر مدت کے بعد 20 جون 1933ء کو صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔ بہرحال صدر مقرر کئے جانے کے بعد جون 1933ء میں علامہ اقبال نے غیر منقسم ہندوستان کے کوئی سات کروڑ مسلمانوں کے نام ایک اپیل جاری کی جس میں (حضرت مصلح موعود کی صدارت میں) آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے مسلمانان کشمیر کی ٹھوس خدمت اور امداد کا اعتراف کیا۔ اس شائع شدہ اپیل کے چند مندرجات ملاحظہ کیجئے:۔

برادران اسلام! موجودہ زمانے کے اندر تحریک خلافت کے بعد تحریک کشمیر ایک ایسی تحریک ہے جس سے خالص اسلامی جذبات کو عملی مظاہرے کا موقع ملا اور جس نے قوم کے تن مردہ میں حیات تازہ کی لہر ایک دفعہ پھر دوڑا دی۔ جن قومی جماعتوں نے اہل خطہ کے ساتھ عملی ہمدردی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے آپ کو تسلیم ہوگا کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا نام ان کی صف اول میں ہے۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ابتدائے کار (یعنی جولائی 1931ء سے جب امام جماعت احمدیہ نے صدارت سنبھالی۔ ناقل) اپنے مخصوص طریق کار کے مطابق نہ صرف اہل خطہ کے حالات وجذبات کی ایسی ترجمانی کی ہے کہ خود اہل خطہ بحالات موجودہ ویسی نہ کر سکتے تھے۔ بلکہ کمیٹی نے کئی گتھیوں کو سلجھانے، مصیبت زدوں کو مالی امداد پہنچانے اور فسادات کے مقدمات کو اپنے ہاتھ میں لے کر ان کی پیروی کرنے میں نہایت قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور اب تک دے رہی ہیں، ابتدائے کار سے کشمیر کمیٹی نے حکومت ہند، برطانیہ اور برطانوی قوم پر اس حقیقت کو ظاہر کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی کہ کشمیر کا مسئلہ مسلمانان ہند کی سیاسی حیات وموت کا مسئلہ ہے''۔

آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

''نیا مرحلہ آ گیا ہے اور اس کے لئے نئی قربانیوں کی ضرورت ہوگی۔ جو لوگ گذشتہ انقلاب سے ماخوذ ہیں اور ان پر مقدمات چل رہے ہیں، ان کی طرف بھی توجہ میں ہرگز کمی نہیں آنی چاہئے۔ اب تک (یعنی امام جماعت احمدیہ کے عرصہ صدارت تک۔ ناقل) ان مقدمات کی پیروی خوش اسلوبی سے ہوئی ہے۔ لیکن قوم کو اس حقیقت سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ کشمیر کمیٹی کے پاس جو روپیہ فراہم شدہ تھا وہ خرچ ہو چکا ہے اور .... جب تک قوم روپیہ سے اعانت پر کمر بستہ نہ ہوگی، نہ تو نئی پیدا شدہ صورت حال میں کوئی اہم کام سرانجام پا سکے گا اور نہ ہی سینکڑوں ماخوذین کو قانونی امداد پہنچانے کا کوئی ذریعہ ہوگا...... خدا نے دین اسلام کو اپنے لئے مخصوص کیا ہے اور دین کی دوستی، سخاوت اور حسن اخلاق سے ہے۔

مسلمانو! اپنے دین کو ہر دو اوصاف سے آراستہ کرو۔

نوٹ: چندہ کی رقوم مسلم بنک انارکلی۔ لاہور کو بھیجی جائیں۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال پی ایچ ڈی، بیرسٹر۔ صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی۔ ملک برکت علی ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی۔

(انقلاب 30 جون 1933ء بحوالہ ''اقبال اور احمدیت'' ص 450,451)

مسلسل جدوجہد کے تاریخی نتائج

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حضرت مصلح موعود کی زیر صدارت اہل کشمیر کی سیاسی، ملی اور آئینی میدانوں میں جو انتھک کوششیں اور عملی اقدامات کئے ان کے متعلق معروف صحافی اور مصنف عبداللہ ملک اپنی کتاب ''پنجاب کی سیاسی تحریکیں'' کے صفحہ 178 پر تحریر کرتے ہیں: ''آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں اہالیان ریاست کو جو جو حقوق ملے ان کا مختصر ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ نعمت بڑی جدوجہد اور قربانیوں کے بعد حاصل ہوئی تھی'۔

اب اسی کتاب (پنجاب کی سیاسی تحریکیں) کے صفحہ 178 تا 180 سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی سے اہالیان کشمیر کو ملنے والے حقوق کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے:۔

1۔ مذہبی آزادی:۔

گلینسی کمشن کی سفارشات کے نتیجہ میں...... اذان سے روکنے اور اس طرح مذہب تبدیل کرنے پر لوگوں کو خوفزدہ کرنے کو جرم قرار دے دیا گیا۔

2۔ مقدس مقامات:۔

زیارت مدنی صاحب، میدان عیدگاہ (سری نگر) خانقاہ شاہ (جموں) وغیرہ کا انتظام مسلمانوں کے سپرد کئے جانے کے احکام جاری کئے گئے۔

3۔ تعلیم کی ترقی:۔

عربی کے معلموں کی تعداد بڑھانے .... مڈل اور ہائی سکولوں میں اضافہ کرنے .... مسلمان اساتذہ اور انسپکٹران اور ایک خاص مسلم انسپکٹر مقرر کرنے کی ہدایت جاری کر دی گئی۔

4۔ ملازمتیں:۔

ملازمتوں میں اقوام کی آبادی کے تناسب کے ملحوظ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

5۔ مالیہ اراضی:۔

احکام جاری کئے گئے کہ مالکانہ کی وصولی بند کر دی جائے، اس طرح جو زمینیں ریاست کی ملکیت میں ہیں لیکن قبضہ کے حقوق عوام کو حاصل ہیں۔ ان سب کے مالکانہ حقوق قابض لوگوں کو دیئے جائینگے۔

6۔ کاہ چرائی ٹیکس:۔

سات تحصیلوں میں کاہ چرائی ٹیکس معاف کر دیا (''پنجاب کی سیاسی تحریکیں'' ص 178,180 خلاصۃً) (نیز مضمون مطبوعہ جنگ سنڈے میگزین 9 ستمبر 2001ء صفحہ 22)

خدمت کشمیر بانداز دگر

گو 7 مئی 1933ء کو خصوصی اجلاس منعقدہ سیسل ہوٹل کے موقع پر حضرت مصلح موعود اپنے عظیم اصول کی بنا پر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہو گئے لیکن مظلوم کشمیری مسلمانوں کی ہمدردی اور غمگساری اور بہتری کے لئے حضور مسلسل رہنمائی اور جدوجہد فرماتے رہے اس سلسلہ میں 1934ء میں ہونے والے اہم اقدامات اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے عملی تعاون کا کچھ حال بیان کیا جاتا ہے۔

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن:۔

25 مارچ 1934ء کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا نام آئندہ آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن رکھا جائے۔ اس ایسوسی ایشن کا صدر سید حبیب (مدیر روزنامہ سیاست) اور سیکرٹری مشہور کشمیری مورخ منشی محمد الدین فوق کو مقرر کیا گیا۔

ایسوسی ایشن کی درخواست پر تمام مالی اخراجات، وکلاء اور کارکنان کا بندوبست حضرت مصلح موعود نے اپنے ذمہ لینا منظور فرما لیا۔

(بحوالہ ''کشمیر کی کہانی'' ص 273,274)

ایک وقیع سہ روزہ 'اصلاح' کا اجراء

4 اگست 1934ء کا دن تاریخ تحریک آزادی کشمیر میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس روز حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر مسلمانان کشمیر کے مفادات اور حقوق کی نگہداشت اور ترجمانی کے لئے

سہ روزہ اخبار 'اصلاح' کا اجراء کیا گیا جو بعد میں ہفت روزہ ہوگیا۔

اخبار "اصلاح" کے اغراض و مقاصد

1۔ مسلمانان کشمیر کی مذہبی، اخلاقی، تمدنی اور سیاسی رہنمائی اور بیداری۔

2۔ مسلمانوں میں تعلیم وصنعت کی اشاعت وترویج۔

3۔ مسلم حقوق کی حفاظت۔

4۔ قانون شکن تحریکات کا مقابلہ۔

5۔ اتفاق واتحاد اور تنظیم۔

6۔ بدرسوم کی اصلاح۔

(بحوالہ کشمیر کی کہانی ص275)

معروف مورخ کشمیر منشی محمد الدین فوق اپنی مشہور کتاب "تاریخ اقوام کشمیر" جلد 2 ص 285 پر اخبار 'اصلاح' کے متعلق رقمطراز ہیں "یہ اخبار 1934ء میں کشمیر ریلیف فنڈ قادیان کی طرف سے جاری کیا گیا۔ کشمیر ریلیف کا صیغہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان کے زیرنگرانی کام کرتا ہے۔ یہ اخبار مسلم حلقوں میں خاص طور پر پسندیدگی سے دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ اس میں بعض علمی سلسلہ ہائے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی اشاعت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ یہ اخبار گورنمنٹ آف انڈیا کی لسٹ پر بھی ہے۔ کشمیر کے اخبارات میں سے اس وقت یہی ایک اخبار اس لسٹ پر ہے۔ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے نہایت دلیری سے اس میں آواز اٹھائی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ آتنگر حکومت کے زمانہ میں کئی بار عتاب کا شکار ہوا"۔

(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 635)

اخبار "اصلاح" کے ایک ممتاز مدیر

اخبار اصلاح کے پہلے ایڈیٹر محمد امین صاحب قریشی مقرر ہوئے۔ اپریل 1936ء میں چوہدری عبدالواحد صاحب اس کے مدیر اعلیٰ بنے۔ چوہدری صاحب اس میدان میں نہایت قابل اور کامیاب ثابت ہوئے۔ چنانچہ معروف مورخ کشمیر منشی محمد الدین فوق اپنی مشہور کتاب "تاریخ اقوام کشمیر" جلد دوم ص 285 پر اس احمدی سپوت کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:۔

"اپریل 1936ء میں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان نے آپ کو ایڈیٹر 'اصلاح' مقرر کیا۔ جس وقت آپ ایڈیٹر مقرر ہوئے اخبار 'اصلاح' کچھ عرصہ کے بعد بند ہوگیا تھا۔ آپ کی محنت اور تگ ودو سے یہ اخبار ترقی کرکے کشمیر میں خاص حیثیت حاصل کر گیا۔ آپ نے ریاست کشمیر کے مختلف حصوں اور دشوار ترین علاقوں کے پاپیادہ دورے کئے ہیں یہاں تک کہ لداخ جیسے دور دراز علاقہ میں پہنچے ہیں.......... آپ کو ریاست کے اخبار نویسوں میں خاص حیثیت حاصل ہے۔ آپ مسلسل اڑھائی سال کشمیر جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ رہے ہیں"۔

(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 637)

کشمیر کی پہلی اسمبلی کے قیام کی بھرپور حمایت

1934ء کا ایک اہم واقعہ کشمیر کی پہلی اسمبلی کا قیام ہے۔ جب اس اسمبلی کے لئے انتخابات کا مرحلہ آنے والا تھا اس وقت کشمیر کے بہت سے لیڈر اور قومی کارکن جیلوں میں بند تھے۔ گو اس دوران کشمیری لیڈر شیخ محمد عبداللہ کو رہا کردیا گیا تھا لیکن انہوں نے اسمبلی کے انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس خطرناک فیصلے کو بھانپتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے اہل کشمیر کی زبردست رہنمائی فرمائی اور اپنے تحریر فرمودہ ایک ٹریکٹ بعنوان "مسلمانان ریاست جموں وکشمیر کے نام میرا ساتواں خط" میں کشمیریوں کو یہ دوررس نتائج کا حامل مشورہ دیا۔

"آپ لوگ تیار رہیں کہ اگر خدانخواستہ قومی کارکنوں کو جلدی آزادی نہ ملی اور ان کی آزادی سے پہلے انتخابات ہوئے (گو مجھے امید نہیں کہ ایسا ہو) تو ان کا فرض ہونا چاہئے کہ ایسے لوگوں کے مقابلے میں قومی کام سے ہمدردی رکھنے والوں کو امیدوار کھڑا کردیں۔ اور یہ نہ کریں کہ کانگرس کی نقل میں بائیکاٹ کا سوال اٹھادیں۔ بائیکاٹ سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ آخر کوئی نہ کوئی ممبر تو ہو ہی جائے گا۔ اور قومی خیر خواہوں کی جگہ قومی غداروں کو ممبر بننے کا موقع دینا ہرگز عقلمندی نہ کہلائے گا"۔

(بحوالہ کشمیر کی کہانی ص 277)

الحمدللہ مسلم کانفرنس نے حضرت مصلح موعود کی تاکید اور نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اپنے نمائندے کھڑے کئے اور 5 ستمبر 1934ء کو جب اسمبلی کے نتائج سنائے گئے تو مسلم کانفرنس کے نمائندوں کو سو فیصد کامیابی حاصل ہوئی۔

شاہی تحقیقاتی کمیشن کے روبرو موثر شہادتوں کا اہتمام

کشمیریوں کے حقوق کے سلسلہ میں ایک اہم پیش رفت اس وقت ہوئی جب جون 1944ء میں حکومت کشمیر کی طرف سے چیف جسٹس کشمیر سرگنگا ناتھ کی سربراہی میں ایک شاہی تحقیقاتی کمیشن قائم کیا گیا اس کا مقصد یہ تھا کہ ریاست کے نظام حکومت اور آئین کو بہتر شکل دی جائے تاکہ مختلف مذاہب کے لوگوں کو بہتر حقوق اور ترقی کے یکساں مواقع حاصل ہوسکیں۔ اس سے قبل مسلمانوں کو بہت سی مذہبی مشکلات کا سامنا تھا۔ اگر کوئی غیر مسلم اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرلیتا تو اس غریب کے بیوی بچے اس سے چھین لئے جاتے اور اسے جائیداد سے محروم و بے دخل کردیا جاتا۔ اسی طرح گائے کی قربانی کرنے والے کسی بھی مسلمان کو سات سال قید کی سزا دی جاتی۔ ان حالات اور مشکلات کے پیش نظر ضروری تھا کہ کمیشن کے سامنے مسلمانوں کا موقف مضبوطی سے پیش کیا جائے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم فصل ہفتم)

حضرت مصلح موعود کی رہنمائی کے مطابق شاہی کمیشن کے سامنے مسلمانوں کا موقف موثر اور مضبوط طور پر پیش کرنے کیلئے جماعت احمدیہ کی تین قابل شخصیات کو نمائندگان بنایا گیا۔ یہ شخصیات مشہور کشمیری لیڈر خواجہ غلام نبی گلکار اور خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار اور چوہدری عبدالواحد صاحب مدیر اعلیٰ "اصلاح" تھیں۔ ان لوگوں نے اپنے فرائض خوب عمدگی سے انجام دیئے۔ اس سلسلہ میں مورخ کشمیر منشی محمد الدین فوق نے جو اخبار 'کشمیری' کے ایڈیٹر بھی تھے اپنے اخبار میں چوہدری عبدالواحد صاحب کے کام کو خوب سراہا اور لکھا "چوہدری عبدالواحد صاحب کا بیان شاہی کمیشن میں ریاست کی آزادی، اقتصادی اور ہرقسم کی کیفیت پر ایک بے لاگ تبصرہ ہے۔ ایسا مفصل، جامع اور مفید بیان کسی اور نے کب دیا ہوگا"۔

(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 653)

عبداللہ ناصرالدین صاحب کا علمی کارنامہ

شاہی تحقیقاتی کمیشن کے سامنے مسلمانان کشمیر کے حق میں علمی شہادت پیش کرنے کے لئے قادیان سے صاحب علم وفضل مربی مولوی عبداللہ ناصرالدین صاحب کو بھجوایا گیا۔ انہوں نے کمال محنت اور موثر ومستند دلائل سے ثابت کیا کہ ہندوؤں کے مقدس ویدوں کے مطابق قدیم زمانہ کے آریہ ہندو گائے کی قربانی کو مستحسن عمل یقین کرتے تھے اور یہ کہ ویدوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دھرم (دین) کی تبدیلی پر کسی ہندو کو نہ تو کوئی سزا دی جاسکتی ہے اور نہ ہی جائیداد سے محروم کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ فاضل مولوی عبداللہ ناصرالدین صاحب چتروید ی تھے یعنی انہوں نے چاروں وید پڑھے ہوئے تھے جو ایک عظیم علمی امتیاز تھا اس لئے ان کے مدلل بیانات کو رد نہ کیا جاسکتا تھا۔ ان خدمات کو ریاست بھر میں خوب سراہا گیا۔

("کشمیر کی کہانی" ص 280,279)

عالمگیر نظام "الوصیت" کا قیام

سیدنا حضرت مسیح موعود نے حکم ربانی سے 1891ء کے شروع میں انفاق فی سبیل اللہ کا جو پودہ لگایا تھا وہ 24 نومبر 1905ء کو مختلف ارتقائی ادوار میں سے گزرنے کے بعد نظام "الوصیت" کی صورت میں ایک عالمگیر تناور درخت کی شکل اختیار کرگیا۔

اس اجمال کی مختصر تشریح یہ ہے کہ آپ کو خدائے عزوجل نے متواتر خبر دی کہ آپ کا زمانہ وفات قریب ہے اور ساتھ ہی پاک نہاد اور دین کی خاطر قربانیاں دینے والے مخلصین کے لئے ایک بہشتی مقبرہ کی بنیاد کا حکم ملا۔ نیز وحی خفی سے خدا نے آپ کا دل اس طرف مائل کردیا کہ اس مقبرہ میں وہی لوگ داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔

خدائے ذوالجلال کے اس حکم کی تعمیل میں حضرت اقدس نے اس موعود مقبرہ کے لئے خود اپنی زمین بطور چندہ دے دی اور اس کی آمد وخرچ کے انتظام کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان جیسے مقدس محکمہ (Institution) کی بنیاد رکھی تا "نظام وصیت" سے وابستہ مخلصین احمدیت کی مالی قربانیوں سے جمع ہونے والے اموال سے قیامت تک دین حق کی ترقی اور اشاعت علم قرآن وکتب دینیہ اور سلسلہ احمدیہ کے واعظوں کے وسیع انتظامات کئے جاسکیں نیز فرمایا:

"اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت (دین) کے لئے ایسے مال بہت اکٹھے ہوجائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت (دین) میں داخل ہے **جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے** وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہوجائے گا تو وہ لوگ جو ان کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجالاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نواحمدیوں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جائے۔

یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ اموال جمع کیونکر ہوں گے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں"۔

(رسالہ "الوصیت" طبع اول صفحہ 17-18 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 319)

طاہر احمد نسیم صاحب

بہرہ پن

وجوہات اور علاج

بہرہ پن وسیع پیمانے پر ہونے والی بیماری ہے اور اس سے انتہائی تکلیف دہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے- مریض گویا دنیا سے الگ تھلگ ہو کر رہ جاتا ہے- کسی کی بات نہیں سن سکتا- سمجھ نہیں سکتا- اگر اونچا سنتا ہو تو لوگوں کو اس سے بہت اونچی آواز میں بولنا پڑتا ہے اور بار بار بات کو سمجھانا پڑتا ہے- جس کی وجہ سے وہ اس سے کترانے لگتے ہیں- اس کے چاروں طرف خاموشی کا سناٹا چھا جاتا ہے اور وہ بالآخر خود بھی لوگوں سے الگ تھلگ ہو جانے کو اپنی قسمت سمجھ کر تنہائی کے گہرے غار میں اتر جاتا ہے- جب نئی نئی ہیئرنگ ایڈ ایجاد ہوئی تو اسی طرح کے ایک لمبے عرصہ سے خاموشی اور تنہائی کے بند کمرے میں رہنے والے ایک بوڑھے آدمی کے کان میں ہیئرنگ ایڈ لگا کر جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں میری آواز سنائی دیتی ہے تو وہ یوں چونک کر اچھل پڑا جیسے اس کو بجلی کا کرنٹ لگا ہو- اسے اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس نے کچھ سنا ہے- حیرت سے پھٹی آنکھوں کے ساتھ وہ سوال کرنے والے کو تکے جا رہا تھا- اور جب اس سے دوسری بار یہی سوال کیا گیا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا اور اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے- وہ قیامت کی لمبی خاموشی کے بعد دنیائے رنگ و صوت میں واپس آ گیا تھا- خدا تعالیٰ نے ہمیں اس قدر نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں اور ایک سے بڑھ کر ایک- ہم عام زندگی میں ان نعمتوں کا خیال تک نہیں کرتے لیکن جب کوئی ایک نعمت کسی وجہ سے چھن جاتی ہے یا اس میں کمی آ جاتی ہے تو اس کی صحیح قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے- متذکرہ بالا بوڑھا آدمی تو وہ تھا جس کی سماعت پہلے ٹھیک ٹھاک تھی لیکن بعد میں کانوں میں ایسا نقص پیدا ہو گیا کہ وہ شنوائی سے محروم ہو گیا لیکن خوش قسمتی سے اس کا عارضہ اس نوعیت کا تھا کہ اس کا علاج ہیئرنگ ایڈ سے ہو سکتا تھا- لیکن وہ بچے جو پیدائشی طور پر بہرے ہوتے ہیں ان کی زندگی قابل رحم ہوتی ہے کیونکہ نہ وہ سن سکتے ہیں اور نہ بول سکتے ہیں- ہم بچپن میں دوسروں کو بولتے سن کر الفاظ اور ان کے معنی کو سمجھنے لگتے ہیں لیکن اگر ہم الفاظ کو سن ہی نہ سکتے ہوں تو قوت گویائی ہونے کے باوجود ہم بول نہیں سکتے کیونکہ ہمارے پاس بولنے کے لئے الفاظ ہی نہیں ہیں- اس آدمی کی طرح جو ان پڑھ ہونے کی وجہ سے لکھ پڑھ نہیں سکتا- پیدائشی طور پر بہرے بچوں کی طرح بڑی عمر کے لوگوں میں بھی سماعت کی ایک ایسی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے جس کا علاج ہیئرنگ ایڈ سے نہیں ہو سکتا- ان بیچاروں کو ہمیشہ ہمیش کے لئے تنہائی اور خاموشی کے سمندر میں ڈوب جانا پڑتا ہے-

ہم کیسے سنتے ہیں

ہمارے کان کے تین حصے ہیں- بیرونی کان- درمیانی کان اور اندرونی کان- بیرونی کان باہر نظر آنے والا کان جس کو استاد پکڑ کر مروڑتا ہے- اس کی نالی اور نالی کے آخر پر پیاز کے چھلکے کی طرح باریک اور نازک پردے پر مشتمل ہوتا ہے- اس پردے کے دوسری طرف درمیانی کان ہے جو تین چھوٹی چھوٹی ہڈیوں پر مشتمل ایک نہایت شاندار لیور سسٹم Lever system ہے اور اس سے آگے کان کا ایک دوسرا چھوٹا سا پردہ ہے جس سے پرے اندرونی کان کا محیر العقول تخلیقی شاہکار ہے Cochlea (گھونگھے کی شکل کا ایک عضو) ہے- اس کے اندر Organ of corti اور وہاں سے نکل کر آگے دماغ تک جانے والے باریک اعصاب پر مشتمل ہے- بیرونی کان کی نالی میں چکنا مادہ پیدا ہوتا رہتا ہے جس کو عرف عام میں ہم میل Wax کہہ دیتے ہیں- آنکھوں کے آنسوؤں اور گاڑھے محلول کی طرح کان کا یہ میل بھی کان کی نالی کو چکنا اور نرم رکھنے کا اہم کام سرانجام دیتا ہے اور نالی کے ساکن اور بے حرکت ہونے کے باوجود خود بخود باہر کی طرف کو سرکتا رہتا ہے اور جب ہم نہاتے ہیں تو کان سے باہر نکل کر صاف ہوتا جاتا ہے جب کوئی آواز کان کی نالی میں سے ہوتی ہوئی کان کے پردے سے ٹکراتی ہے تو اس پردے میں آواز کی لہروں سے ملتا جلتا ارتعاش پیدا ہوتا ہے- اس کے بعد درمیانی کان کا کام شروع ہوتا ہے- پردے کے ارتعاش کے نتیجہ میں پردے کے دوسری طرف لگا ہوا ہڈیوں کا لیور سسٹم حرکت کرتا ہے اور ارتعاش کو کئی گنا طاقتور بنا کر کان کے دوسرے اندرونی پردے کو جس کے ساتھ اس لیور سسٹم کا آخری سرا جڑا ہوا ہے حرکت دیتا ہے- اس دوسرے پردے کے آگے اندرونی کان شروع ہوتا ہے- جس میں واقع Cochlea کے اندر بھرے ہوئے گاڑھے محلول میں پردے کے ارتعاش سے لہریں پیدا ہوتی ہیں- اونچی آواز سے اسی تناسب سے زیادہ اونچی لہریں پیدا ہوں گی- Cochlea کے اندر (Organ of cortoi) ہے- جس پر لگے ہوئے ننھے ننھے بال گاڑھے محلول میں اٹھتی ہوئی لہروں سے مس کر کے آواز کی لہروں کو محسوس کرتے ہیں- (Organ of corti) کے ایک سرے سے موٹی آوازوں کو محسوس کرنے والے بال دوسرے سرے کی طرف رفتہ رفتہ باریک آوازوں کو محسوس کرنے میں تبدیل ہوتے جاتے ہیں- (Organ of corti) آوازوں کے اس اونچے اور مدھم نیز موٹی اور باریک آوازوں کے امتزاج کو الیکٹریکل سگنلز میں تبدیل کرتا ہے اور دماغ کی طرف جانے والی عصبی تاران سگنلز کو دماغ تک پہنچا دیتی ہے جو اسے واپس آواز میں تبدیل کر کے اس کے معنی اخذ کرتا ہے- اور یہ سارا پیچیدہ کام سیکنڈ کے چھوٹے سے حصہ میں وقوع پذیر ہوتا چلا جاتا ہے تو یہ ہے جسم کے صرف ایک عضو کا انتہائی پیچیدہ اور مربوط نظام- کتنے چھوٹے چھوٹے اجزا کس خوبصورتی اور کمال سے باہم مل کر ہمیں شنوائی کی عظیم الشان نعمت سے متمتع کرتے ہیں- اس زنجیر میں کہیں سے ایک پرزہ بھی ٹھیک کام نہ کرے تو سارا سسٹم بے کار- لیکن صناعی کا کمال تو یہی ہے کہ ہر ایک جسم کے اندر باہم مربوط لاکھوں اجزا بے تکان سالہا سال تک کام کرتے چلے جاتے ہیں- اگر کوئی حصہ خراب ہوتا ہے تو ہماری اپنی غلطی کے نتیجہ میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے- اور اکا دکا خراب ہو جانے والے حصہ سے ہی ہمیں اس بات کا صحیح ادراک ہوتا ہے کہ عام حالات میں سارے کا سارا سسٹم کس قدر خوبصورتی اور مضبوطی سے باہم مربوط ہو کر کام کرتا ہے- یہ ہے تخلیق کی معراج- خدا تعالیٰ نے وسیع و عریض آسمانوں کی پیدائش کا ذکر کرنے کے ساتھ بعد میں جو ننھی منی زمین کے پیدا کرنے کا ذکر فرمایا ہے تو اس کی یہی وجہ ہے کہ زمین پر تخلیق کی گئی حیات کی پیچیدگیاں زمین کے مقابلہ میں کھربوں سورجوں اور کھربوں کہکشاؤں اور خلا کی ناپیدا کنار وسعتوں کا مقابلہ کرتی نظر آتی ہیں- گویا ایک طرف خدا تعالیٰ کی تخلیق کی عظیم الشان بلندیاں اور وسعتیں اور دوسری طرف حیوانات و نباتات میں پائی جانے والی ہوش ربا باریکیاں اور پیچیدگیاں تصویر کے دو رخ ہیں-

بہرہ پن کی وجوہات

ایک تو ایسے بچے ہیں جو پیدا ہی بہرے ہوتے ہیں- اس کی وجہ موروثی بھی ہو سکتی ہے اور دوران حمل خصوصاً پہلے تین ماہ کے دوران ماں کی کوئی بیماری یا تیز دوائیوں کا استعمال- عام طور پر اس ضمن میں جرمن خسرہ کی بیماری کا نام سرفہرست رکھا جاتا ہے کہ والدہ کی یہ بیماری اس کے ہونے والے بچے میں بہرہ پن پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی ہے-

بہرہ پن دو قسم کا ہوتا ہے ایک ہے Conductive اور دوسرا Sensorineural- پہلی قسم تو نام سے ہی واضح ہے جس میں آواز اندرونی کان کے آواز کو محسوس کرنے والے حصہ تک ہی نہیں پہنچتی- اس کی وجوہات میں بیرونی اور درمیانی کان کے حصوں کی خرابیاں شامل ہیں- مثلاً کان کا بیرونی پردہ پھٹ جانے یا اس میں سوراخ ہو جانے کے نتیجہ میں وہ صحیح طور پر مرتعش نہیں ہوتا- یا اس پردہ کے آگے ہڈیوں کے لیور سسٹم میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو وہ لیور سسٹم حرکت کرنا بند ہو جاتا ہے- یا شدید زکام کے نتیجہ میں درمیانی کان میں گاڑھا سا محلول بن جاتا ہے جو پردوں اور لیور سسٹم کو حرکت نہیں کرنے دیتا یا کان کے انفیکشن کی صورت میں ادویات کے صحیح استعمال نہ کرنے سے درمیانی کان کے اندر چپچپا سا مواد مستقل طور پر موجود رہنے لگتا ہے اور پردوں اور لیور سسٹم کی حرکات میں خلل ڈالتا ہے- ایسے کان کو Glue Ear کہا جاتا ہے- اسی طرح کان کے قریب سر پر بھاری چوٹ کا لگنا جس سے کان کے پردے یا لیور سسٹم کو ضرب پہنچے- اچانک کسی دھماکہ یا بندوق کے چلنے کے نتیجہ میں بھی ایسی ضرب پہنچ سکتی ہے- دوسری قسم Sensorineural بہرہ پن کا تعلق Organ of corti یا وہاں سے آگے دماغ کی طرف پیغامات لے جانے والے اعصاب کی خرابی سے ہے- لمبے عرصہ تک لگاتار اونچی آواز کو سنتے رہنے سے یہ اندرونی بہرہ پن پیدا ہوتا ہے- ایسی فیکٹریوں اور جگہوں پر کام کرنے والے لوگوں میں یہ بہرہ پن عام ہے جہاں بہت زیادہ شور ہوتا ہو- اونچی آواز والے بینڈ باجے کا Rock Music زیادہ سننے والے لوگ بھی اس عارضہ کا شکار ہو جاتے ہیں- اس اندرونی کان کے بہرہ پن کا کوئی علاج نہیں ہے- نہ ہیئرنگ ایڈ سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ اس اندرونی حصہ کا آپریشن مناسب ہے کیونکہ یہ بہت مہنگا اور خطرات کا حامل ہے- ایسے لوگوں کو آواز تو خوب سنائی دیتی ہے بلکہ لوگوں کو ہمیشہ آہستہ بولنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں لیکن اس کی سمجھ نہیں آتی کہ کیا کہا جا رہا ہے- کیونکہ خرابی تو اس حصہ میں ہے جو آواز کو الیکٹریکل سگنلز میں تبدیل کرتا ہے اور جن سگنلز کو دماغ آواز کی شکل میں سمجھتا ہے- ان کو ہیئرنگ ایڈ لگانے سے آواز اور زیادہ چیخ کر تکلیف کا باعث ہو گی لیکن سمجھ کچھ نہیں آئے گا بہرہ پن کی ایک اور وجہ بڑھاپا بھی ہے اور یہ بہرہ پن دونوں اقسام کا ہو سکتا ہے-

علاج

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے اندرونی کان کے بہرہ پن کا علاج نہ ہونے کے برابر ہے- بلکہ Organ of corti کی خرابی کی صورت میں مستقل چکر آنے کی تکلیف بھی پیدا ہو جاتی ہے جسے Vertigo کہا جاتا ہے- انسانی جسم میں توازن برقرار رکھنے اور دونوں ٹانگوں پر کھڑا ہونے اور چلنے پھرنے کا کنٹرول بھی اندرونی کان کے اندر ہے- اس طرح چکروں کے ساتھ ساتھ قے آنا- کانوں میں مسلسل گھنٹی بجنے کی آوازیں آتے رہنا جسے Tinnitus کہا جاتا ہے اور کھڑا ہوتے ہی لڑکھڑا کر گر پڑنا یہ سارے عوارض اندرونی کان کے بہرہ پن کے ساتھ ساتھ پیدا ہو سکتے ہیں جو انتہائی تکلیف دہ صورت حال ہے- اور انتہائی صورت میں اس کا واحد حل یہ ہے کہ آپریشن کے ذریعہ Organ of corti کو ہی ختم کر دیا جائے لیکن ایسا بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے-

خوش قسمتی سے پہلی قسم کے بہرہ پن یعنی Conductive بہرہ پن کے بہت کامیاب علاج موجود ہیں- اس میں چونکہ عام طور پر آواز کے اندرونی کان تک پہنچنے کے راستہ میں کوئی رکاوٹ ہوتی ہے تو اگر اس رکاوٹ کو دور کر دیا جائے تو مریض بہت بہتر ہو جاتا ہے- مثلاً ہیئرنگ ایڈ ٹیلیفون یا لاؤڈ سپیکر کی طرح آواز کو بلند کر کے کان میں پہنچا دیتی ہے تو اس طرح اندرونی کان میں آواز پہنچ جانے سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے کیونکہ اندرونی کان ٹھیک حالت میں ہونے کی وجہ سے اس کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے- البتہ ایک بات ضرور ہے کہ بعض لوگوں کو چھوٹی فریکوئنسی (Frequencies) کی بھاری آواز ٹھیک سنائی دیتی ہے لیکن بلند فریکوئنسی کی باریک آواز سنائی نہیں دیتی اور بعض اس سے برعکس ہوتے ہیں- ایسے لوگوں کی سماعت کو آڈیو میٹر پر چیک کر کے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ان کی سماعت کون کونسی فریکوئنسی پر متاثر ہے اور پھر انہی خاص فریکوئنسیوں کو

اونچی کرنے والی ہیئرنگ ایڈ لگائی جائے تو زیادہ فائدہ ہوگا بجائے اس کے کہ کوئی سی بھی ہیئرنگ ایڈ لگا لی جائے۔ جس طرح نظر کو چیک کر کے قریب نظری۔ دور نظری اور Angle کے نمبر معلوم کر کے ان کے مطابق عینک بنائی جائے تو وہ زیادہ بہتر کام دے گی۔ اسی طرح ہیئرنگ ایڈ کا بھی معاملہ ہے۔ جس طرح انسانی آنکھ الٹراوائلیٹ Ultraviolet رنگ کو نہیں دیکھ سکتی لیکن شہد کی مکھی اسے بخوبی دیکھتی ہے اور اس کے برعکس انسانی آنکھ سرخ رنگ کو بخوبی دیکھتی ہے لیکن شہد کی مکھی اسے نہیں دیکھ سکتی۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق کے جلووں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مختلف حیوانات مختلف Wavelengths کو دیکھ سکتے اور مختلف Frequencies کو سن سکتے ہیں۔ ایسی بہت سی باریک آوازیں جنہیں انسانی کان نہیں سن سکتے انہیں کتے اور چمگادڑیں نہایت واضح طور پر سنتے ہیں۔ تو بہرہ پن میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے کہ مختلف لوگ مختلف فریکوئنسیوں پر اونچا سنتے ہیں اور ہیئرنگ ایڈز بھی مختلف فریکوئنسیوں کو اونچا کرنے والی بنائی جاتی ہیں اور ہر ایڈ کے ساتھ یہ معلومات لکھی ہوتی ہیں تو اس طرح مریض کی سماعت کو آڈیومیٹر پر چیک کر کے اس کے مطابق ہیئرنگ ایڈ لگانا زیادہ بہتر ہوتا ہے اگر زکام وغیرہ کے نتیجہ میں درمیانی کان میں رطوبت بھر جائے تو بیرونی پردہ میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس رطوبت کو نکال دیا جاتا ہے۔ اگر پردہ پھٹ جائے یا اس میں سوراخ ہو جائے تو اسے بھی ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔ اگر درمیانی کان کے لیور سسٹم میں خرابی ہو جو اسے جام کر دے تو آپریشن کے ذریعہ اسے صاف کر کے ہڈیوں کی حرکات کو نارمل کیا جاسکتا ہے بلکہ یہاں تک کہ اگر کوئی ہڈی زیادہ خستہ اور کمزور ہو گئی ہے تو اس کی جگہ نئی ہڈی بھی لگائی جاسکتی ہے۔ معاملہ کو سمجھتے ہوئے اس کی مناسب تشخیص کسی کان کے ماہر ڈاکٹر سے کروا کر اس کا مناسب علاج کیا جائے کیونکہ کان کی سماعت کو متاثر کرنے والی بیسیوں بیماریاں ہیں اور جب تک صحیح تشخیص کر کے اس کا مناسب علاج نہ کیا جائے معاملات بگڑ سکتے ہیں۔ اور غلط تشخیص اور علاج آپ کے لئے غیر مناسب اور مضر بھی ہوسکتا ہے۔ جس طرح آنکھ کا علاج یا ہڈیوں اور جوڑوں کی تکالیف کا علاج ان کے ماہر ڈاکٹر صاحبان سے کروانا ضروری ہے اسی طرح کان کا مناسب علاج اس کا ماہر ڈاکٹر ہی کرسکتا ہے۔ اور اسی سے مناسب مشورہ کر کے علاج ادویات۔ سرجری یا ہیئرنگ ایڈ کے ذریعے کرنا چاہئے۔ ایک اور بات کہ کان کے اندر Reserve Capacity ریزرو گنجائش بہت زیادہ ہے جیسے کہ گردوں میں Reserve Capacity بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے بعض اوقات انسان معمولی بیماری سمجھ کر اس کو ٹال دیتا ہے یہ بات کسی طرح مناسب نہیں۔ کیونکہ کان کے معاملے میں بروقت علاج آپ کے کان کو مزید خراب یا ناقابل علاج ہونے سے بچا سکتا ہے بعض مریض سالہا سال تک کان کی تکلیف مثلاً کان کا بہنا (Discharge from ear) سنائی کا کم ہونا۔ کان بند ہونے کا احساس۔ چکر آنا۔ کان پر چوٹ لگنا۔ بہت زیادہ اونچی آواز سے کان کا متاثر ہونا۔ ہوائی جہاز میں سفر یا Diving کرنے سے کان میں تکلیف ہونا یا کان میں سے کسی مواد کا نکلنا کو معمولی تکلیف سمجھ کر علاج عام ڈسپنسر یا ڈاکٹر سے کرواتے ہیں جو کہ کان کی بیماریوں کو گہرائی سے نہیں سمجھتا۔ کان میں مندرجہ بالا تکالیف یا اسی طرح کی دیگر تکالیف کے بروقت اور مناسب علاج اور اس کی پیچیدگیوں Complications سے بچنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ ان کا فوری اور بروقت علاج کسی بھی ماہر امراض کان ناک گلا سے کروایا جائے۔

(مضمون سے متعلق ماہرانہ رہنمائی کے لئے ہم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب ای این ٹی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال کے ممنون ہیں)

تائیونی (جزائر فجی) میں 'بیت الجامع' کی تعمیر

رپورٹ: طارق احمد رشید۔ مربی سلسلہ جزائر فجی

جزیرہ تائیونی جزائر فجی کا تیسرا بڑا جزیرہ ہے۔ یہ وہ جزیرہ ہے جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے اسی وجہ سے یہ جزیرہ دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے اور ہر روز نیا طلوع ہونے والا سورج اسی جزیرہ سے سب سے پہلے دیکھا جاتا ہے۔ جزائر فجی میں جماعت احمدیہ کا قیام 1960ء میں ہوا اور جزیرہ تائیونی میں جماعت احمدیہ کا قیام 1962ء میں ہوا۔ 1962ء سے لے کر 1987ء تک جماعت احمدیہ تائیونی کے ممبران نماز وعیدین ایک عارضی سنٹر پر ادا کرتے رہے جو کہ ایک احمدی دوست کے گھر کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ 1987ء میں جماعت احمدیہ فجی کو یہ توفیق ملی کہ انہوں نے ایک بلاک خریدا جس میں ایک تعمیر شدہ مکان بھی تھا اور یہ اللہ کے فضل سے جزیرہ کا مرکزی علاقہ ہے۔ اس وقت سے یہ مکان بطور مشن ہاؤس اور نماز سنٹر استعمال ہوتا رہا لیکن جگہ کی تنگی کے باعث ایک باقاعدہ بیت الذکر کی تعمیر کی اشد ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ 1999ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بیت کی تعمیر کی منظوری مرحمت فرمائی۔ تعمیر بیت کے لئے جماعت احمدیہ فجی نے پورے اخلاص کے ساتھ مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر تعمیر کا کام التوا میں پڑا رہا۔ گزشتہ سال (نومبر 2001ء) میں دوبارہ اس منصوبہ پر کام شروع ہوا۔ اللہ کے فضل سے جزائر فجی میں تعمیر ہونے والی یہ آٹھویں بیت ہے۔

تعمیر بیت الذکر

یہ بیت خالصتاً وقار عمل اور وقف عارضی تحریک کے ذریعہ بنائی گئی ہے۔ فجی جماعت کے ہیڈ کوارٹر ''صووا'' کے ایک مخلص دوست مکرم ماسٹر محمد صادق حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ٹیچر احمدیہ پرائمری زیرے سکول نے اپنے آپ کو دنیا کے اس کنارے پر تعمیر ہونے والی بیت کے لئے پیش کیا اور عرصہ چار ماہ میں مقامی جماعت کے تعاون کے ساتھ اس بیت کو مکمل کرنے کی سعادت پائی۔

سنگ بنیاد

اس بیت کا سنگ بنیاد مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج فجی نے 9/جنوری 2002ء کو رکھا۔ سنگ بنیاد کے موقعہ پر مقامی احباب جماعت کے علاوہ تائیونی جزیرہ کے معززین بھی تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں اس بیت کا نام تجویز فرمانے کی درخواست کی جس پر پیارے آقا ایدہ اللہ نے از راہ شفقت اس بیت کا نام ''بیت الجامع'' عطا فرمایا۔

بیت کا افتتاح

امسال مکرم و محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ نے بطور نمائندہ خصوصی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ماہ اپریل میں جزائر فجی کا دورہ فرمایا اور اس بابرکت دورہ کے دوران انہوں نے اس بیت کا بھی افتتاح فرمایا۔ ان کے ہمراہ مکرم مولانا محمود احمد صاحب شاہد امیر و مربی انچارج آسٹریلیا بھی اس تقریب میں تشریف لائے۔

مورخہ 22 اپریل 2002ء کو بیت الجامع کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تاریخی اور یادگار تقریب میں شامل ہونے کے لئے فجی کی تمام جماعتوں سے دوصد سے زائد خوش نصیب احمدی احباب شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر قریباً تین صد سے زائد مقامی فجین مہمان بھی تشریف لائے جن میں حکومتی نمائندگان اور مذہبی راہنما بھی شامل تھے۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اور اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں

پیش کیا گیا۔ اس پروقار تقریب میں جزیرہ تائیونی کے ہائی چیف راتو سیکیوسا لائم بلاؤ Ratu Sikiusa-lalabalavu بھی شامل ہوئے۔

افتتاح کے موقعہ پر اس پورے علاقے کے سب سے بڑے چیف کا تحریری پیغام ان کے بھائی راتو ٹیکو (Ratu Tiko) نے پڑھ کر سنایا۔ بڑے چیف جو کہ اس وقت منسٹر آف لینڈ ہیں اپنی سرکاری مصروفیات کے سبب نہ آسکے تھے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور جزیرہ تائیونی پر بیت بنانے پر نہ صرف مبارکباد پیش کی بلکہ اپنے جزیرے پر احمدیت کا خیر مقدم کیا اور جماعت کے ماٹو:

"Love for all Hatred for None"

کو بھی خاص طور پر سراہا۔

ان کے پیغام کے بعد مکرم نواب منصور احمد خان صاحب اور ان کے ہمراہ راتو سیکیوسا لالم بلادو نے بیت کا افتتاح فرمایا یعنی محترم خانصاحب کی خواہش پر ہائی چیف آف تائیونی جو کہ مذہباً عیسائی ہیں نے ربن کاٹا اور محترم خانصاحب نے تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے تمام حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا اور ساتھ مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ اس تقریب کی کل حاضری پانچ صد سے زائد رہی۔

بیت الجامع کی باتصویر خبر مقامی انگریزی اخبار ''فجی پوسٹ'' (Fiji Post) نے دی۔ اسی طرح نیشنل فجی ٹی وی کے ہفتہ وار دستاویزی پروگرام ''ستارہ'' نے سات منٹ سے زائد وقت کی خبر نشر کی۔ الحمدللہ۔ (الفضل 19 جولائی 2002ء)

اوزاروں کو استعمال کرنے والے چمپینزی

گوریلے سے ملتے جلتے افریقی چمپینزی (Chimpanzee) اوزار بنانے اور استعمال کرنے کی مہارت میں انسانوں کے بعد سب سے آگے ہیں۔ وہ تنکوں اور چھوٹی چھوٹی شاخوں کی مدد سے دیمک کو باہر نکال لیتے ہیں۔ پتھروں کے ذریعہ ڈرائی فروٹ کو توڑ کر مغز نکالتے ہیں۔ نوکدار شاخوں سے خول میں پھنسے ہوئے خشک پھل کے ٹکڑوں کو حاصل کرتے ہیں اور پتوں سے کپڑے کا کام لے کر اپنے جسم سے گرد پونچھ لیتے ہیں اور پانی حاصل کرنے کے لئے ان پتوں کو بطور اسفنج استعمال کرتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد امتیاز خالد صاحب ٹاؤن شپ لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے ہم زلف مکرم نصرت احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم چوہدری افضل احمد وڑائچ صاحب دارالنصر غربی استاد نصرت جہاں اکیڈمی (اردو سیکشن) اور ان کی اہلیہ مکرمہ معافیہ نصرت صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب چک نمبر 35 اروڑ سنگھ والا ضلع شیخوپورہ مورخہ 3 اگست 2002ء کو صبح تقریباً 5 بجے اپنے گھر میں نامعلوم افراد کی فائرنگ کے نتیجہ میں وفات پاگئیں۔ ان کی والدہ صاحبہ اس حادثے میں شدید زخمی ہوئیں اور اب الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ مکرم نصرت احمد صاحب اور ان کی اہلیہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا عجیع نصرت (عمر ساڑھے چھ سال) اور دو بچیاں کشمالہ نصرت اور ثمین نصرت (عمر بالترتیب ساڑھے چار سال اور ڈیڑھ سال) یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم مکرم چوہدری محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے عزیز تھے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے دن بعد نماز ظہر بیت المہدی میں مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر صف دوئم مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کرائی۔

مکرمہ معافیہ نصرت صاحبہ خداتعالیٰ کے فضل سے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بینک کی آئی ڈونر تھیں۔ ان کی خواہش کے مطابق مورخہ 3 اگست 2002ء کو صبح نو بجے مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ نے آپریشن کے ذریعہ ان کی آنکھوں کا عطیہ حاصل کیا۔ مرحوم اور ان کی اہلیہ محترمہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور جملہ عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز ان کی والدہ صاحبہ کیلئے خصوصی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

درخواست دعا

مکرم منصور احمد جاوید چٹھہ صاحب مراقب خدام الاحمدیہ پاکستان کی والدہ صاحبہ مکرمہ حمیدہ طاہر صاحبہ بیوہ چوہدری ولائیت محمد طاہر صاحب چٹھہ مرحوم (واقف زندگی) بعارضہ قلب C.C.U فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرمہ ڈاکٹر شگفتہ صادق صاحبہ دارالعلوم غربی ربوہ لکھتی ہیں۔ میرے والد صاحب [illegible] احمد صاحب پشاور تین ہفتوں سے [illegible] کے درد آرتھرائٹس ٹائفائیڈ اور شوگر کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور ہسپتال میں ایک ہفتہ سے داخل ہیں باوجود علاج معالجہ کے افاقہ نہیں ہو رہا' کمزوری اور ضعف بہت ہے غذا بھی نہیں لے رہے احباب سے ان کی کامل شفایابی اور صحت والی زندگی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم رشید احمد سروعہ صاحب دارالبرکات دل کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم راحیل بلال (روبرٹ بولا Robert Bolla) ابن لاسلو بولا آف جرمنی کا نکاح مکرمہ زاہدہ حنا صاحبہ بنت عبدالسلام قمر صاحب آف کراچی سے -/6000 یورو EURO حق مہر پر مورخہ 28-6-2002 کو بیت المبارک ڈرگ روڈ کراچی میں مکرم امین احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ نے پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محمود احمد طاہر صاحب کارکن دارالضیافت لکھتے ہیں خاکسار کو خداتعالیٰ نے مورخہ 17 جولائی 2002ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شاہ زیب احمد عطا کیا ہے۔ بیٹا خداتعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ اپنے فضل سے بیٹے کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور دین اور دنیا کی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

پتہ درکار ہے

مکرم مبارک احمد ناصر صاحب ولد مکرم میاں رحیم بخش صاحب مرحوم ساکن احمد نگر حال مقیم ناگویا جاپان نے مورخہ 90-9-14 کو وصیت کی تھی۔ ان کا وصیت نمبر 27453 ہے۔ اب موصوف جاپان سے امریکہ چلے گئے ہیں۔ سال 94/95 سے ان سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت کو ان کے ایڈریس سے فوری مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

دوبارہ کرفیو کا نفاذ اسرائیلی حکومت نے فلسطین کے شہر رملہ اور جنین سمیت پانچ شہروں میں دوبارہ کرفیو نافذ کر دیا ہے اور فلسطینیوں کی نقل و حرکت پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے اسرائیلی ترجمان نے کہا کہ فلسطینیوں کو صرف ہنگامی' طبی اور انسانی امداد کیلئے نقل و حرکت کی اجازت ہو گی۔ نابلوس میں 2 فلسطینیوں کو جاں بحق کر دیا گیا ہے۔ رملہ میں فلسطینی نوجوانوں کی فائرنگ سے دو یہودی ہلاک ہو گئے ہیں۔ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ دہشت گردی پر قابو پانے کیلئے اسرائیلی حکومت ٹھوس اقدامات کرے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اسرائیل جنیوا کنونشن کے تحت اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ مصری حکومت نے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل بلا تاخیر فلسطینی مقبوضہ علاقے خالی کر دے۔ فلسطینیوں کے خلاف تشدد کی کارروائیاں جاری رہیں تو خطے کا امن برباد ہو جائے گا۔ اقوام متحدہ اور یورپی یونین کی جانب سے بھی مشرق وسطی میں خونریزی بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ظاہر شاہ کابل کے محل میں منتقل افغانستان کے سابق شاہ محمد ظاہر شاہ 29 سال کے بعد اپنے سابق محل میں منتقل ہو گئے ہیں ان کی عمر 87 سال ہے۔ 29 سال قبل ان کے چچازاد نے انقلاب کے ذریعے اقتدار سے انہیں نکال دیا تھا۔ سابق شاہ کو افغان حکومت کے سربراہ حامد کرزئی کے ساتھ ایک پارٹی میں خوش آمدید کہا گیا۔ شاہی محل کو اب صدارتی محل کہا جاتا ہے۔

دنیا غیر محفوظ ہے امریکہ اور عراق کے درمیان جاری لفظوں کی جنگ پر بی بی سی نے اپنی خصوصی رپورٹ میں کہا ہے کہ امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ عراقی صدر صدام حسین کو ہٹائے بغیر دنیا غیر محفوظ رہے گی۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ صدام حسین کا کھیل اصل میں اس شخص کی طرح ہے جو پولیس کو بھتہ دینا بند کر دے اور جاگیر دار کا کہنا ماننے سے انکار کر دے۔ 1980ء میں جب یہی صدام ایران پر چڑھائی کر رہے تھے اور کردوں پر زہریلی گیس استعمال کر رہے تھے تو امریکہ برطانیہ جرمنی اور فرانس اس کی بھرپور مدد کر رہے تھے صدام حسین کو اچانک خیال آیا اور کویت پر بغیر اجازت چڑھائی کر دی۔ اب صدر بش صدام حسین کا سر چاہتے ہیں تاکہ دیگر غنڈوں کو بتایا جائے کہ بغیر لائسنس غنڈہ گردی نہیں چلے گی۔

عراقی پیش کش مسترد اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کے سربراہ نے مذاکرات کیلئے بغداد آنے کی عراقی حکومت کی پیشکش مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک عراق اسلحہ انسپکٹروں کی واپسی کی باقاعدہ منظوری نہیں دیتا وہ بغداد نہیں جائیں گے۔ اگر بات چیت ناکام ہو گئی تو صورتحال زیادہ سنگین ہو جائے گی۔

دوسری طرف عراق کے خلاف امریکی فوجی کارروائی کے باعث عراق کی طرف سے کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کے خطرہ کے پیش نظر کویت نے اپنی فوجوں کو الرٹ کر دیا ہے۔

مسلمان یکجہتی کا مظاہرہ کریں سعودی عرب مشرق وسطی کی صورتحال کو دھماکہ خیز قرار دیتے ہوئے سعودی عرب نے مسلم امہ پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد و یکجہتی پیدا کریں۔ عراق پر حملے سے مسائل میں اضافہ ہو گا۔ سعودی وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل نے ایرانی صدر محمد خاتمی سے ملاقات کے موقع پر کہا کہ مسلمان ملکوں میں باہمی تعاون کو فروغ دینے سے بڑی طاقتوں کو ہمارے اختلافات سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا۔

عراق پر ممکنہ حملے کی مخالفت امریکی سینٹ اور بین الاقوامی تعلقات کی کمیٹی کے چیئرمین جوزف بائیڈن' مسلح افواج کے امور کی کمیٹی کے چیئرمین کارل لیون اور دیگر امریکی سرکردہ افراد نے امریکی حکومت پر زور دیا ہے کہ جامع منصوبہ بندی کے بغیر عراق پر حملے کی بے وقوفی نہ کرے۔ جوزف بائیڈن نے کہا کہ کانگرس کی اجازت کے بغیر عراق پر حملہ نہ کیا جائے۔ اسی طرح متعدد برطانوی ارکان پارلیمنٹ' تاجروں اور مذہبی گروپوں نے بھی عراق پر حملے کی مخالفت کر دی ہے۔ 25 سو چرچ گروپوں نے اپنی قرارداد میں کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی پشت پناہی کے بغیر حملہ اخلاقیات کے خلاف ہو گا۔ برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر پر پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے کیلئے دباؤ بڑھ گیا ہے تاکہ ارکان پارلیمنٹ عراق پر ممکنہ حملے کے متعلق بحث کر سکیں۔

سپین میں کار بم دھماکہ سپین کے جنوبی ساحلی علاقے میں کار بم دھماکہ میں 2 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں 6 سالہ بچی اور ایک خاتون شامل ہے۔ 4 زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ سپین کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ یہ کارروائی باسک علیحدگی پسندوں کی ہے۔

برطانیہ میں تارکین وطن برطانیہ میں تارکین وطن کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ آئندہ دس برسوں میں 20 لاکھ تارکین وطن کی آمد متوقع ہے۔ ریسرچ سنٹر مائیگریشن واچ یو کے کی ایک رپورٹ کے مطابق 1985ء سے 1995ء کے درمیان 50 ہزار افراد برطانیہ میں داخل ہوئے۔ جبکہ 2000ء میں ان کی تعداد ایک لاکھ 83 ہزار ہو گئی۔ تارکین وطن کی تعداد میں اضافے کی وجہ برطانیہ میں تمام طبقہ ہائے افراد کو ملنے والی بہترین سہولتیں ہیں۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	7-اگست	زوال آفتاب	1-14
بدھ	7-اگست	غروب آفتاب	8-03
جمعرات	8-اگست	طلوع فجر	4-55
جمعرات	8-اگست	طلوع آفتاب	6-26

مری میں دہشت گردی 6 ہلاک

مری کے نواح میں واقع کرسچین سکول اور مشنری ادارے میں دہشت گردی کے واقعہ میں 6 افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ ایک غیر ملکی خاتون سمیت 5 افراد بری طرح زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں دو افراد کرسچن ہیں۔ جبکہ دو سیکیورٹی گارڈ سمیت چار افراد مسلمان ہیں۔ یہ واقعہ صبح گیارہ بجے ہوا۔ ایک اطلاع کے مطابق تین تخریب کاروں نے اچانک سکول کے مین گیٹ میں داخل ہو کر کلاشنکوفوں سے فائرنگ شروع کر دی۔ پہلے کیبن میں موجود گارڈ کو ہلاک کیا اور پھر عمارت میں داخل ہو گئے۔

الیکشن کیلئے پیپلز پارٹی کا نیا گروپ

پاکستان پیپلز پارٹی میں پارلیمینٹیرین کے نام سے ایک نئے سیاسی گروپ کو تشکیل دیا گیا ہے۔ جس کی رہبر بے نظیر، صدر مخدوم امین فہیم اور سیکرٹری جنرل راجہ پرویز اشرف ہونگے۔ ترجمان کے مطابق پاکستان پیپلز پارٹی بدستور ایک سیاسی جماعت کی حیثیت سے کام کرتی رہے گی۔ بے نظیر بھٹو اس کی منتخب چیئرپرسن ہونگی اور پارٹی کے تمام کارکن بدستور کام کرتے رہیں گے۔ یہ نیا گروپ آئندہ انتخابات میں جمہوری قوتوں اور پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی حمایت سے اپنی سرگرمیاں شروع کرے گا اور آنے والے سالوں میں اپنے آپ کو مزید منظم کرے گا۔ پیپلز پارٹی نے یہ گروپ عام انتخابات میں نااہلی کے قانون سے بچنے کیلئے بنایا ہے۔ بے نظیر بھٹو اس نئے گروپ کے کسی عہدے پر فائز نہیں ہوگی۔ یہ گروپ اپنے جماعتی الیکشن کا انعقاد کرائے گا۔ جس کے بعد الیکشن کمیشن آف پاکستان میں اسے رجسٹرڈ کروایا جائے گا۔

بھرپور تیاری سے انتخابات لڑیں گے

مسلم لیگ کے صدر میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ بھرپور تیاری کے ساتھ الیکشن لڑے گی۔ پارٹی کے صوبائی صدر ذوالفقار کھوسہ اور جنرل سیکرٹری سعد رفیق سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) متوقع عام انتخابات میں سیاسی لوٹوں اور لیٹروں کو نشانہ عبرت بنا کر متوسط مسلم لیگی کارکنوں کو پارٹی ٹکٹ دیں گے۔ انہوں نے کہا پارٹی کی صدارت میرے پاس نواز شریف کی امانت ہے۔ دوسری طرف تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ حکومت سے مشروط یا غیر مشروط معافی کی صورت میں شہباز شریف وطن واپس آئے تو پارٹی کو از سر نو منظم کرنا پڑے گا۔

جنرل مشرف نواز اور بے نظیر کو الیکشن سے باہر رکھنے میں کامیاب

وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ نواز شریف کی شہباز شریف کو مسلم لیگ کا صدر بنانے اور بے نظیر بھٹو کی پارٹی کا نام بدل کر پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمینٹیرین رکھنے اور مخدوم امین فہیم کو اس کا سربراہ بنائے جانے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ صدر مشرف دونوں سابق وزرائے اعظم کو آئندہ کی سیاست سے باہر رکھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ پیپلز پارٹی کا نام بدل کر نئی پارٹی بنائے جانے کا قانونی پہلو یہ ہے کہ 5-اگست تک قائم ہونے والی تمام پارٹیاں اکتوبر کے عام انتخابات میں حصہ لینے کی اہل ہونگی۔ قبل ازیں مسلم لیگ نے پہلے ہی نواز شریف کی جگہ شہباز شریف کو پارٹی کا سربراہ بنا دیا ہے۔

سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کیلئے درخواستیں

پاکستان پیپلز پارٹی، متحدہ مجلس عمل اور بلوچستان نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی سمیت کئی جماعتوں نے الیکشن کمیشن کو رجسٹریشن کیلئے درخواستیں دی ہیں۔ ان پارٹیوں نے پارٹی حسابات، انتخابات کا سرٹیفکیٹ اور منشور وغیرہ بھی الیکشن کمیشن کو پیش کر دیئے ہیں۔

سکردو میں کشتی ڈوبنے سے 6 ہلاک

سکردو کے قریب ایک جھیل میں کشتی الٹنے سے ایک ہی خاندان کے 6 افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں ایک بچہ اور پانچ خواتین شامل ہیں۔ اس کے علاوہ گلگت کے قریب ایک ویگن دریا میں گر گئی۔ جس سے تین بچے ڈوب گئے۔

عدلیہ بحران کا شکار ہے

لاہور ہائی کورٹ کے سینئر جج مسٹر جسٹس میاں نذیر اختر نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں ججوں کے تقرر کے معاملہ میں سنیارٹی کا اصول توڑ کر عدلیہ کی کمر توڑ دی گئی ہے اور اب اس ادارے کی باطنی قوت ٹوٹ چکی ہے۔ عدلیہ بحران کا شکار ہے۔ حال ہی میں عدلیہ پر اعتماد کا شدید بحران پیدا ہو گیا ہے۔ بار نے کھل کر عدلیہ پر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔ اخبارات نے اداریے لکھے کہ خدارا سپریم کورٹ نہ جائیں وکلاء کا باشعور طبقہ آئینہ رکھ کر ہمیں ہماری شکلیں دکھا رہا ہے اگر اس میں صورت خراب نظر آتی ہے تو آئینہ توڑنے سے ہم خوبصورت نہیں ہو جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہم عدل میں دخل دینے کی اجازت دیں تو کسی حکومت کو عدل میں دخل دینے کی جرات نہ ہو۔ جج کو صرف اللہ کے خوف کے تحت ہی کام کرنا چاہئے عدلیہ پر اعتماد ختم ہوتا ہے تو معاشرہ بحران کا شکار ہو جاتا ہے لوگ اپنے فیصلے خود کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ لاہور ہائی کورٹ بار کی طرف سے اپنے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے رہے تھے۔ یاد رہے کہ جسٹس میاں نذیر حسین 8 اگست کو ریٹائر ہو جائیں گے۔

کراچی کا امریکی قونصلیٹ بند کر دیا گیا

کراچی میں امریکی قونصلیٹ سیکیورٹی وجوہات کے باعث غیر معینہ مدت کیلئے بند کر دیا گیا۔ قونصل خانہ کے اہل کار نے اے ایف پی کو بتایا کہ فیصلہ سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر کیا گیا۔ بی بی سی کے مطابق 14 جون کے بعد سے قونصل خانہ صرف امریکی شہریوں کیلئے کھلا تھا۔ قونصل خانے کے پاکستانی ملازمین کو کہا گیا ہے کہ وہ اگلے احکامات تک گھر پر رہیں اسلام آباد کے امریکی سفارتخانہ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ مزید تفصیلات امریکی دفتر خارجہ کا محکمہ ہی بتا سکتا ہے۔

ہنگامہ آرائی اور بڑے جلوسوں کی اجازت نہیں

وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ہر جماعت کو انتخابی سرگرمی کے مواقع فراہم کئے جائیں گے تاہم ہنگامہ آرائی اور بڑے جلوس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کراچی کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شریف خاندان کا کوئی فرد واپس آیا تو قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ بے نظیر کے پاکستان آنے پر حکومت کو کوئی اعتراض نہیں البتہ انہیں یہاں آ کر عدالتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام امن وامان سے متعلق حالیہ حکومتی اقدامات سے خوش ہیں اور ان کو جاری رکھنا چاہتے ہیں سیاسی جماعتوں کو جلسے جلوسوں کے نام پر عوام کو پریشان نہیں کرنے دیا جائے گا۔ دریں اثناء بی بی سی ٹیلی ویژن کے ساتھ ایک انٹرویو میں وزیر داخلہ نے کہا کہ مجوزہ آئینی پیکج کا مقصد صدر مشرف کے اقتدار کو طول دینا نہیں۔

چین میں پاکستانیوں کیلئے ملازمتیں

چین نے پاکستانی نوجوانوں کیلئے اعلیٰ ملازمتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں اور کہا ہے کہ پاکستانی یونیورسٹیاں طلباء کو چینی زبان سیکھنے کی ترغیب دیں۔ ہم انہیں نوکریوں پر ترجیح دیں گے۔ اس سے لاکھوں پاکستانیوں کا مستقبل روشن ہو سکتا ہے۔

ضرورت الیکٹریشن

الیکٹریشن جو ہاؤس وائرنگ کا تجربہ رکھتا ہو فوری رابطہ کریں۔ 212987

لائٹ ہاؤس بشارت مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیو ڈاکٹر

38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 214214-213699 گھر 211971

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511-6330334

پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61